

لیاس خضر میں یاں سنگڑوں رات نہ بھی ہو
اگر زندوں میں رہتا ہے قورا بھی ہو

دیکھ کر حلقے

لیاس خضر میں یاں سنگڑوں رات نہ بھی ہو

علامہ احمد خلیل
: سوانحی

ناشر
: ریاضیہ اسلامی



تبلیغی جماعت کے ایک وفد کی کارگزاری

دیکھ کر چلے

از قلم
غلام احمد خلیل
(۱۷ سالہ لڑکا)

ادارہ تحقیق اسلامی

• خان نمبر 1، بجلی نمبر 15 جناح پارک گلبرگ 3 لاہور

0300-4167648

انتساب

حق کے متلاشیوں کے نام۔۔۔۔۔

ملنے کا پتہ

مکان نمبر 1، جلی نمبر 15 جناح پارک گلبرگ الٹا بور

0300-4167548

نام و پتہ کرچہ

تشیب نامہ احمد ظلیل (میر اسحاق ایلانی)

رہائش، پتہ نمبر شاد آباد پورہ 0333-4517583

بازار ایلانی 1996 مسونی، 1417 تحری

بازار، 2008 مسونی، 1429 تحری

بازار، 2011 مسونی، 1432 تحری

20 پ

ادارہ تحقیق اعلیٰ لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دس بارہ طلباء کالج کی کسی تقریب سے فارغ ہو کر اسٹیف واہس آ رہے تھے۔ مسلکی تمیت سے مالامال وہ عشق مصطفیٰ ﷺ کے سننے کے راہ رو، جذبہ و لگن کے کیف و سرور سے آراستہ و پیراستہ، عظمت صحابہ کرام رضوان کی نگہبانی کا دم بھرنے والے، محبت اہل بیت کے غلغم بردار اور شانِ اولیاء کے محافظ، یہ طلباء دل بھر کی تنظیمی سرگرمیوں پر تہرہ کرتے، ممتاز سے چلنے اور جوانی میں بیری کا اظہار کرتے اپنے اپنے گھروں کو رواں دواں تھے۔ تمام نوجوانوں کے گھر انے مذہبی روایات کے امین تھے۔

ہر کسی کا پس منظر وہ دو سلام کی محفلوں کے انوار سے متور تھا۔ ہر کسی کے جلو میں نسبت و تعلق کا گلشن بہار افرا تھا۔ سب کی زبانیں ذکرِ رسول ﷺ کے معطر لغزوں سے آشنا تھیں۔ سب کے سب ”غلامی رسول ﷺ میں موت بھی قبول ہے“ کے جذبے سے سرشار تھے۔ ”ہم عظمتِ رسول ﷺ کے پاسباں ہیں پاسباں“ کے نعرے لگانے والے یہ باہمت لوگ اپنی ساوہی زندگی میں ایمان و ایتقان کے ولولوں سے بہرہ مند و بین و فکر کی ازانوں کو دین و مذہب کا پابند بنائے

ہا۔ ب۔ تھے۔ ان کے سارے ذہن ابھی دلائل و براہین سے بالکل نا آشنا تھے۔ انہوں نے عشقِ رسول ﷺ کے نعمات کے سوا کچھ سنا ہی نہ تھا۔

وہ ابھی تک بحث و مناظرہ سے نا بلد تھے اور قال اللہ و قال الرسول ﷺ میں تحقیق و تطبیق ابھی ان کے احاطہِ علم سے باہر تھی۔ ابھی ان کی سماعتوں کو صرف یا رسول اللہ ﷺ کی روح پرورد صداؤں نے ہی مزین کیا تھا۔ وہ صرف اور صرف نبی ﷺ کے نام لیوا تھے۔ وہ اپنے آقا ﷺ کے نام پر جان وادار بھی سیکھتے تھے اور جان لے بھی سکتے تھے۔ لیکن یا نبی ﷺ یا نبی ﷺ کے نعروں پر دیوانہ وار چلنے والے یہ لوگ ابھی اپنے بیگانے سے سب خبر تھے۔ عشق و مستی کے جذبول میں مست، اللہ و رسول ﷺ کا نام لینے والے ہر شخص کو اپنا سمجھنا ان کا شیوہ تھا۔ میں بھی اتفاق سے اسی راستے سے گزر رہا تھا۔ ”حبِ نبی ﷺ کے گلشن کے یہ نونہال بالکل میری آنکھوں کے سامنے تھے۔ دل ان کے قدموں پہ خار ہوا جا رہا تھا۔ آنکھیں ان کی گردِ راہ چوم رہی تھیں اور لبوں پر ان کی عظمتوں کے خاموش ترانے بج رہے تھے کہ یہی تو مستقبل میں ملک کی کشی کے کھیلوں ہار ہیں اور انہی سے میرا گلشن عشق الہا ہا ہے۔ انہیں

سے توقعات کا جہنم مہک رہا ہے۔ انہی کے دم سے جہانِ جلال و جمال تابندہ ہے۔ اور انہی کے لئے علامہ اقبال نے فرمایا تھا....

اُس قوم کو شمشیر کی حاجت نہیں رہتی
جو جس کے جوانوں کی خودی صورتِ نوا
میری عقیدت بھری نظریں اس قافلے پر مسلسل جی ہوئی تھیں
اور ساتھ اپنا راست بھی ملے کر رہا تھا۔ جو نبی قافلہ چوک میں پہنچا، دوسری
گلی سے تبلیغی جماعت کا ایک دندہ دوڑا ہوا۔ اونچی شلواریں،
سر منڈائے، ٹوپیاں سجائے، قلعہ اٹھائے اور حلقہ بنائے تبلیغی جماعت
نے نو جوانوں کو گھیر لیا تھا۔ میرے ذہن میں فوراً قرآن پاک کی یہ آیت
آگئی جس میں شیطان نے اللہ تعالیٰ کو مخاطب کر کے کہا۔

قَالَ فَبِعِزَّتِكَ لَا تُغْوِيَهُمْ أَجْمَعِينَ ۝ إِلَّا عِبَادَكَ بِنُهْمِ
الْمُخْلِصِينَ ۝ (23 برسر آیت 82، 83)

”اُس نے کہا مجھے تیری عزت کی قسم میں ان سب کو بہکا تا
رہوں گا سوال ان کے جو ان میں تیرے خالص بندے ہیں“

میں تیز تیز قدم اٹھاتا ان کے پاس پہنچ گیا۔ تبلیغی جماعت

اگلے نو جوانوں کو دعوت دے رہے تھے کہ فلاں مسجد میں مغرب کے بعد
”اجتماع“ ہو رہا ہے اس میں اللہ کے دین کی باتیں ہوں گی آپ اس
میں ضرور آئیں۔ تبلیغی جماعت کے ایک فرد نے جو فارغِ علوم ہوتا تھا،
انہیں میں دعوتی کلمات ادا کئے۔ لمبا چوٹا پنہ ایک شخص نے عربی میں
انہیں شرکت کی دعوت دی اور بعد نماز مغرب مسجد میں آنے کی تاکید کی۔
نہام کو جوان جو تبلیغی جماعت کے ظاہری طبقے سے پہلے ہی متاثر نظر
آ رہے تھے، انہیں اور عربی میں گفتگوں کر دی گاؤ کا مظاہرہ کرنے گئے
اور سب نے بیک زبان مذکورہ مسجد میں پہنچنے کا وعدہ کر لیا اور پھر اسی
طرح اگلیاں کرتے گھر ہل کو روانہ ہو گئے لیکن میرے ذہن و فکر میں
احساسات کے ہتھوڑے چل رہے تھے کہ یہ معصوم سے لوگ جو ماؤں کی
گود سے بنی دروہوں کی لوریاں سنتے آ رہے ہیں، کیا سمجھیں کہ آج
انہیں کس طرح فکر و نظر کی سچائیوں سے دور کرنے کی کوشش کی جائے
گی۔ آج ان سے عقیدت و محبت کا قیمتی سرمایہ چھیننے کے لئے
دامِ ہم رنگ زمین، چھایا جانیگا۔ آج ان کا ناٹھ جذبہ وستی کی بہاروں
سے توڑ کر خزاں رسیدہ وادیوں سے جوڑنے کی کوشش کی جائے گی۔ میں
دک کے کنارے کھڑا سوچ کے گہرے غاروں میں غرق تھا کہ

خداوند! یہ تیرے سادہ دل بندے کدھر جائیں

کہ درویشی بھی عیاری ہے اور سلطانی بھی عیاری

نو جوان تو صرف جذبات کے بیکر تھے۔ تبلیغ دین کے دعویداروں کے دعوئی کی سچائی پر کھنے کا انہیں تصور تک نہ تھا۔ انہیں نہیں معلوم تھا کہ رہبروں کے ہمیں میں رہزن بھی پھر رہے ہوتے ہیں۔

”تبلیغ دین کی آڑ میں کوئی بدعتیہ گئی“ بھی پھیل سکتا ہے۔ یہ اوپر سے اخلاق و مروت کے مجتہد دراصل ہمیں منکر اور بدعتی سمجھتے ہیں۔ اللہ

کے دین کی باتوں کا جھانسا دے کر یہ صرف مسلمانوں سے ان کا ایمانی ورثہ چھینتے ہیں۔ میں نے سوچ دیکھا کہ ان جھگڑوں میں کھڑے ہو کر

معتزم ارادہ کر لیا کہ بعد نماز مغرب مذکورہ مسجد میں ضرور جاؤں گا اور تبلیغی جماعت کے چہرے پہ بجا منافقت کا نقاب تار تار کر دوں گا تاکہ ان

بھولے نو جوانوں پر حقیقت آشکار ہو جائے اور وہ حق و باطل کے درمیان امتیازی لکیر کو صحیح طور پر دیکھ سکیں۔ نماز مغرب میں تقریباً آدھ گھنٹہ باقی

تھا۔ میں نے اپنے دیگر کام چھوڑے اور قریم اہل سنت کی مسجد میں نماز مغرب ادا کر کے مذکورہ مسجد میں پہنچ گیا۔ تمام نو جوان تبلیغی جماعت

میں کھل مل کر حلقہ بنائے بیٹھے تھے اور ایک شخص تبلیغی نصاب لیے پڑھ رہا

تھا۔ نو جوان اس کی باتیں بہت اٹھاک سے سن رہے تھے۔ اس کے بعد جماعت کے امیر نے تبلیغ دین کی اہمیت، اتحاد بین المسلمین اور عبادات و مسائل پر سیر حاصل گفتگو کی۔ ان کا تیز نشانے پر لگا تھا۔ نو جوان آج ایک نئی فرحت محسوس کر رہے تھے اور ان کا ذہن جیسے تبلیغیوں کی ہر بات من و عن قبول کر رہا تھا۔ امیر کے چہرے پر مسرت کے آثار نظر آرہے تھے۔

آخر اس نے اہنامہ عابیان کر دیا اور کہا کہ آپ میں سے کون ہے جو تبلیغ دین اور عالمگیر علیہ اسلام کے لیے ”تبلیغی چلہ“ کے لئے اپنے آپ کو پیش کرتا ہے۔ پہلے تو تبلیغی جماعت کے افراد نے اپنے نام لکھائے۔ کسی نے چھ ماہ چار ماہ، دو ماہ اور کسی نے چالیس دن کے چلے کا وعدہ کیا۔ ایک شخص باقاعدہ ان کے نام لکھ رہا تھا۔ ان کے بعد متعلقہ مسجد کے ایک دو نمازیوں نے نام لکھوائے۔ اب ان کا روئے سخن نو جوانوں کی طرف تھا جو بظاہر ان سے متاثر نظر آرہے تھے لیکن چلہ کے لئے کوئی بھی نام نہیں لکھا رہا تھا۔ امیر فوراً معاملہ بھانپ گیا اور یوں گویا ہوا ”ہم جانتے ہیں کہ آپ طلبہ کے لئے زیادہ وقت گھر سے نکلتا بہت مشکل ہے۔ ہم چونکہ کچھ دن سیکس ہیں اس لئے آپ تین دن یا

ایک دن کے لئے ضرور ہمارے ہم قدم ہوں۔" نوجوانوں کے چہروں پر رونق آگئی کہ جیسے وہ اسی انتظار میں تھے۔ فوراً سب نے تین تین دن کے لئے نام لکھا دیے۔ اب تبلیغی جماعت کے چہرے کھل اٹھے۔ انہوں نے ایک بہت بڑی ہم سر کرسی تھی۔ نوجوانوں کی ایک پوری ٹیم ان کے ہمراہ تبلیغی دورے پر جانے کے لئے تیار تھی۔

میں اس سارے نظر میں ابھی تک خاموش بیٹھا ہوا تھا۔ میں جانتا تھا کہ آخر مجھے بھی "چلڈ" کے لئے مجبور کیا جائے گا۔ چنانچہ میری توقع کے عین مطابق امیر نے مجھے غائب کیا، "نوجوان! آپ کیوں خاموش بیٹھے ہیں آپ بھی چلڈ کے لئے نام لکھا دیے۔"

تمام افراد نے میری طرف گھوم کر دیکھا۔ نئے آنے والے نوجوان مجھے اچھی طرح جانتے تھے اور میری دینی سرگرمیوں سے خوب واقف تھے لیکن انہیں اس بات کا احساس نہیں تھا کہ وہ اس وقت کہاں بیٹھے ہیں اور کن لوگوں کے زمرے میں ہیں۔ میں نے ایک اچھٹی سی نظر میں سب کو دیکھا اور یوں گویا ہوا "جناب میں بھی تبلیغی چلڈ کا شوق رکھتا ہوں لیکن میرا چلڈ دنوں یا مہینوں کا نہیں پوری عمر کا ہوگا شرط صرف یہ ہے کہ میرے تین سوالات ہیں، میں ان کا جواب چاہتا ہوں۔ اگر

آپ نے ان کا جواب دے کر اپنا دامن صاف کر لیا تو میں پوری زندگی بستر اٹھائے آپ کے ساتھ پھر تار ہوں گا۔" میری گفتگو سن کر امیر سمیت تمام افراد خوش ہوئے اور واہ واہ کی صدائیں گونجنے لگیں۔ امیر نے مجھے حوصلہ دیا اور آگے بلا لیا۔ بڑی شفقت اور محبت سے مجھے اپنی بات کرنے کو کہا گیا۔ وہ ابھی میرے اندر چھپے ہوئے جذبات سے واقف نہیں تھے اور مجھے بھی عام نوجوانوں کی طرح ترنوالہ سمجھ رہے تھے۔ میں نے کھڑے ہو کر حمد و صلوات کے بعد اپنا بیان شروع کیا جو انہی کی گفتگو کے جواب میں تھا۔

☆ "میرا پہلا اعتراض یہ ہے کہ آپ نے اتحاد بین المسلمین کا بڑا درس دیا ہے اور اپنے آپ کو تمام مسالک کا نمائندہ کہا ہے اور دعویٰ کیا ہے کہ "ہم کسی کو برا نہیں سمجھتے ہم میں ہنسی، وہابی اور دیوبندی سب شامل ہو سکتے ہیں۔"

میرے نزدیک آپ کا یہ دعویٰ جھوٹ پڑتی ہے۔ آپ صرف اور صرف دیوبندی ہیں اور دیوبندیت پھیلانے کے لیے ڈھونگ رچائے پھر رہے ہیں۔ اگر آپ سب مذاہب کو سمجھ مانتے ہیں تو آپ کے پاس مولوی زکریا دیوبندی کے مرتب کردہ تبلیغی نصاب کے علاوہ بھی مختلف

مذہب کے علماء کی کتابیں ہونی چاہئیں تاکہ سب کی نمائندگی ہو جائے لیکن آپ کے پاس صرف اور صرف مولوی ذکر یا دیوبندی کا مرتب کردہ تبلیغی انصاب ہے۔ اس کے علاوہ آپ کچھ نہیں پڑھتے صرف اسے مستند سمجھتے ہیں۔ اس سے یہ بات عیاں ہوتی ہے کہ آپ باقی مسالک کو غلط سمجھتے ہیں اس لیے صرف دیوبندی مولوی کی کتاب کو تبلیغی انصاب کا درجہ دیا ہوا ہے۔

☆ میرا دوسرا اعتراض ہے کہ آپ نے تبلیغی جماعت کا تعارف کراتے ہوئے کہا ہے کہ ”اس جماعت کے بانی نبی اکرم ﷺ ہیں اور ہم انہی کی سنت ادا کرتے ہوئے تبلیغی دور سے کر رہے ہیں“ آپ نے دعویٰ کیا ہے کہ ”ہم عالم گیر علیہ اسلام کے لئے سرگرم عمل ہیں“ لیکن آپ کے تمام دعوے جھوٹے ہیں۔ تاریخی حقائق گواہ ہیں کہ آپ کے بانی مولوی الیاس دیوبندی ہیں اور یہ جماعت صرف دیوبندیت اور وابہیت عام کرنے کے لئے بنائی گئی ہے۔ یہ بات ثابت کرنے کے لئے میرا دامن تحقیق آپ کی کتب کے حوالوں سے بھر پڑا ہے۔ میرے پاس ایسا آئینہ ہے جس میں آپ کو اپنا بھیانک چہرہ صاف صاف نظر آئے گا۔ آپ کے ایک ایڈر مولوی منظور نعمانی اپنی کتاب

”ملفوظات مولانا الیاس“ میں تبلیغی جماعت کا بانی مولوی الیاس کو قرار دیتے ہوئے یوں لکھتے ہیں.....

”ایک بار فرمایا، حضرت مولانا تھانوی نے بہت بڑا کام کیا ہے بس میرا دل یہ چاہتا ہے کہ تعلیم تو ان کی ہو اور طریقہ تبلیغ میرا ہو کہ اس طرح ان کی تعلیم عام ہو جائے“۔ (الفتاویٰ مولانا الیاس ص 67)

کسی بھی تبلیغی کام کے دو ہی حصے ہوتے ہیں ایک تعلیم جو مقصد تبلیغ ہے اور دوسرا طریقہ تبلیغ۔ اگر یہ دونوں حصے اسلامی تعلیمات کے عکاس ہیں تو بلاشبہ آپ اسلام کی تبلیغ کر رہے ہیں لیکن آپ کے بانی تو مولوی الیاس ہیں جو اپنے ”طریقہ تبلیغ“ سے مولوی اشرف علی تھانوی کی تعلیمات پھیلانا چاہتے ہیں۔ بایں وجہ آپ بھی انہی تعلیمات کا ڈھنڈورا پیٹنے کے لئے نکلے ہیں نہ کہ اسلام پھیلانے کے لیے۔

ویسے بھی یہ ایک قاعدہ کلیہ ہے کہ انسان جب کسی جماعت میں شامل ہوتا ہے تو اس کے بانی کے نظریات سے قطع نظر نہیں کر سکتا۔ پیپلز پارٹی میں شامل ہونے کے لیے اس کے بانی ذوالفقار علی بھٹو کے نظریات کا پابند رہنا پڑے گا۔ مسلم لیگ میں شامل ہونے کے لیے اس کے تاریخی پس منظر اور قائد اعظم محمد علی جناح کو ماننا پڑے گا اور

جماعت اسلامی کے متفقین کو فکر مودودی زندہ باد کے نعرے لگانے پڑیں گے۔ علیٰ ہذا القیاس آپ بھی اپنے بانی مولانا الیاس اور ان کے مدد و مدد خواہ مولانا اشرف علی تھانوی کے نظریات و عقائد کے کلیہ پابند ہیں اور انہی کی تعلیمات کو عام کرنے کے لئے بھیجیں بدل کر سادہ لوح مسلمانوں کو دھوکہ دیتے پھر رہے ہیں۔

☆ آپ کی جماعت کا طریقہ تبلیغ بھی آپ کے دعویٰ کے مطابق سبب نبوی ﷺ کا آمینہ وار نہیں بلکہ ملفوظات مولانا الیاس ملاحظہ کیجئے۔
 ”آپ (مولانا الیاس) نے فرمایا کہ اس تبلیغ کا طریقہ بھی مجھ پر خواب میں منکشف ہوا۔“ (ملفوظات مولانا الیاس صفحہ 61)

آپ کے طریقہ تبلیغ کا خواب میں منکشف ہونے کا صاف مطلب ہے کہ یہ طریقہ تبلیغ انبیاء کرام علیہ السلام کی سنت مقدسہ نہیں۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کا عمل نہیں۔ اہل بیب اطہار کا شیوہ نہیں اور بزرگان دین کا طیرہ و عادت نہیں۔ اگر ایسا ہوتا تو یہ طریقہ تبلیغ نقلی طور پر ہم تک پہنچنا چاہیے تھا لیکن تبلیغی جماعت کے بانی مولانا الیاس خود اعلان کر رہے ہیں ”اس تبلیغ کا طریقہ بھی مجھ پہ خواب میں منکشف ہوا ہے“

الجمعا ہے پاؤں یار کا زلف دراز میں
 لو آپ اپنے دام میں صیاد آگیا

آپ کا طریقہ تبلیغ شروع سے آخر تک ایک منافقانہ عمل ہے۔ آپ کسی کو یہ پتہ نہیں چلنے دیتے کہ آپ کے بنیادی عقائد کیا ہیں اور نہ ابتدا میں اختلافی امور پر آپ گفتگو کرتے ہیں بلکہ اہل سنت کی طرح درود و سلام پڑھنا شروع کر دیتے ہیں اور اگر نعرہ رسالت لگانا پڑے تو لگا دیتے ہیں تاکہ سادہ لوح سنی آپ کو غیر محسوس نہ کریں لیکن دل سے آپ اور آپ کے اکابر اس درود و سلام اور نعرہ رسالت کو ”شرکیہ کام“ سمجھتے ہیں۔ مولانا اشرف علی تھانوی بہشتی زیور حصہ اول صفحہ 37 میں لکھتے ہیں۔

”کسی کو دور سے پکارنا اور یہ سمجھنا کہ اس کو خبر ہوگئی، کسی سے مرادیں مانگنا کفر و شرک کی باتیں ہیں“

آپ کے طریقہ تبلیغ کو واضح انداز میں مولانا محمد یوسف سابق امیر تبلیغی جماعت نے اپنے ایک خط میں واضح کر دیا ہے۔ ”ہمارا تبلیغی کام صرف محل صالح کے لیے نہیں بلکہ اول یہ ایمانی تحریک ہے بعد میں اعمال صالحہ کی تحریک۔ اب تک میں پچیس سال کے تجربہ سے یہی معلوم

ہوا ہے کہ شریک رسوں اور گناہوں کے چھوڑنے سے لوگ رسوں اور گناہوں کو چھوڑتے نہیں ہیں لیکن ان کو ساتھ لے کر جماعتوں میں پھرایا جائے اور ان کے سامنے کلمہ طیبہ کا صحیح مطلب اور مطالبہ سامنے آتا رہے تو رسوں اور گناہوں کو خود بخود چھوڑ دیتے ہیں۔ اس کو کیسے چھلائیں یہ ہمارا تجربہ ہے۔“ (جماعت تبلیغی جلد 1 ص 133)

مولانا الیاس مولانا اشرف علی تھانوی کی تعلیمات پھیلانے کے لیے کس قدر بے چین تھے اس کا اندازہ آپ ان حوالوں سے بخوبی لگا سکتے ہیں۔ ملفوظات کے مرتب لکھتے ہیں۔ مولانا الیاس نے فرمایا کہ ”حضرت تھانوی سے تعلق پڑھانے، حضرت کی برکت سے استفادہ کرنے اور ساتھ ہی ترقی درجات کی کوششوں میں حصہ لینے اور حضرت کی روح کی مسرتوں کو بڑھانے کا سب سے اعلیٰ اور محکم ذریعہ یہ ہے کہ حضرت کی تعلیمات جگہ اور ہدایات پر استقامت کی جائے اور ان کو زیادہ سے زیادہ پھیلانے کی کوشش کی جائے۔“ (ملفوظات مولانا الیاس صفحہ 67)

اس عبارت کے ایک ایک حرف سے واضح ہو رہا ہے کہ تبلیغی جماعت کا مقصد مجبوراً اللہ و رسول ﷺ کی رضا و خوشنودی نہیں بلکہ تھانوی صاحب کی روح کو راضی کرنا مقصود ہے اور ان کو راضی کرنے یعنی ان کی

تعلیمات کو زیادہ سے زیادہ پھیلانے کا سہرا ملاشبہ تبلیغی جماعت کے سر ہے۔

مولانا الیاس کا ایک مراسلہ ملاحظہ کیجئے جو رسوات کی تبلیغی جماعت کو لکھا گیا۔

”حضرت تھانوی سے منفع ہونے کے لیے ضروری ہے کہ ان کی محبت ہو اور ان کے آدمیوں سے اور ان کی کتابوں کے مطالعہ سے منفع ہوا جائے۔ ان کی کتابوں سے علم آئے گا اور ان کے آدمیوں سے عمل۔“ (مکتبہ الیاس جلد 1 ص 138)

میری اب تک کی گفتگو سے جو جوانوں کے چہروں سے حیرانی کے آثار نکل رہے تھے۔ وہ ایک طرف تبلیغی جماعت کی حقیقت سے آگاہی حاصل کر رہے تھے دوسری طرف مولانا اشرف علی تھانوی اور ان کی تعلیمات کا بار بار ذکر انہیں ششدر کیے ہوئے تھا۔ انہوں نے اپنی نصابی کتب میں مولانا اشرف علی تھانوی کا نام ضرور پڑھ رکھا تھا لیکن ان کی تعلیمات سے آگاہ نہیں تھے۔ ان کی کھلی کھلی آنکھیں مجھ سے اسی راڑ سے پردہ اٹھانے کا تقاضا کر رہی تھیں۔ میں نے ان کے ضمیر کو سمجھنے ہوئے تعلیمات کے نمونے پیش کیے اور کہہ

بچے جناب مولانا اشرف علی تھانوی کی جن تعلیمات کو پھیلانے کی بے تابانہ خواہش کو ابھی آپ نے تبلیغی جماعت کے بانی مولانا الیاس کے ملفوظات کے حوالہ جات میں ملاحظہ کیا وہ یہ ہیں۔

☆ حضور نبی اکرم ﷺ کے علم غیب پر تبصرہ کرتے ہوئے مولانا اشرف علی تھانوی حفظہ الایمان کے صفحہ 8 پر لکھتے ہیں۔

”پھر یہ کہ آپ کی ذات مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جانا اگر بقول زید صحیح ہو تو دریافت طلب یہ امر ہے کہ اس غیب سے مراد بعض غیب ہے یا کل غیب۔ اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور ﷺ کی ہی کیا تخصیص ہے ایسا علم غیب تو زید و عمرو بلکہ ہر مہمی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لیے حاصل ہے۔“

اردو سمجھنے والا ہر ذی فہم اس زہر ناک عبارت سے یہی نتیجہ نکالتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے پیارے محبوب ﷺ کے علم پاک کو زید و عمرو جیسے عامی لوگوں، ہر بچے، پاگل بلکہ تمام جانوروں کے علم جیسا قرار دیا گیا ہے اس سے بڑھ کر اور کیا گستاخی ہو سکتی ہے؟

☆ سید المرسلین ﷺ کی ولادت باسعادت کی خوشی منانے پر اشرف علی تھانوی کا عقیدہ ملاحظہ کریں۔

”تھانوی سے ایک شخص نے سوال کیا، حضور ﷺ کی ولادت پاک کی خوشی میں لوٹری آزاو کرنے پر جب ابولہب جیسے نامزد کافر کو آخرت میں سزا ملے تو مسلمان اگر سرکار نام دار کی ولادت پاک کی خوشی منائیں تو انہیں کوئی اجر و ثواب ملے گا یا نہیں؟ تھانوی صاحب نے جواب دیا ہماری یہ خوشی جائز ہوئی اگر دلائل شرعیہ منکرات کو منع نہ کرتے اور ظاہر ہے کہ مباح و غیر مباح کا مجموعہ غیر مباح ہوتا ہے“ (یعنی خوشی منانا جائز نہیں)“ (کمالات اثریہ صفحہ 444)

☆ مردوں کے نام ایک پیغام میں مولانا اشرف علی تھانوی لکھتے ہیں۔

”عقیقہ و ختنہ و بسمہ اللہ کے مکتب میں جمع ہونا یہ سب ترک کر دو۔ نہ اپنے گھر کرو نہ دوسرے کے یہاں شریک ہو۔ غلی میں تباہ دسواں، چالیسواں وغیرہ شب برأت کا حلوہ یا محرم کا تہوار خود کر دو نہ دوسرے کے یہاں جا کر ان کاموں میں شریک ہو“ (قدما سبیل صفحہ 25)

☆ عورتوں کے نام موصوف کا ہدایت نامہ یہ ہے۔

فاتحہ و نیاز و لیون کی مت کر دو بزرگوں کی منت مت مانو، شب برأت کا حلوہ، محرم، عرفہ، تبرک کی روٹی کچھ مت کر دو۔ کہیں بیابا

شادی موطن، چلہ، چھٹی، عقیقہ، منگی، چوتھی وغیرہ میں مت جاؤ نہ اپنے
 یہاں کسی کو بلاؤ، ہنسی زور ایک کتاب ہے اس کو کیا تو پڑھ لو یا سن لیا کرو
 اور اس پر چلا کرو۔ (قصہ اسبل صفحہ 26)

☆ جس ہنسی زور پر چلنے کا مولانا صاحب کہہ رہے ہیں اس میں
 ان کاموں کی فہرست بیان کرتے ہیں جن کے کرنے سے ان کے
 نزدیک مسلمان کافر و مشرک ہو جاتا ہے۔
 ”کسی کو دور سے پکارنا اور یہ سمجھنا کہ اس کو خبر ہوگئی، کسی سے
 مراویں مانگنا، کسی کے سامنے جھکانا یا تقویر کی طرح کھڑا رہنا، سہرا
 باندھنا، علی بخش، حسین بخش، عبدالحی وغیرہ نام رکھنا، یوں کہنا کہ خدا اور
 رسول اگر چاہیں تو فلاں کام ہو جائے گا۔

(ہنسی زور صفحہ اول صفحہ 37 باب کفر و شرک کی باتوں کا بیان)

☆ مولانا اشرف علی تھانوی کی تعلیمات کا ایک یہ بھی پہلو ہے کہ وہ
 وہابیت پھیلانے کی تڑپ کا اظہار یوں کرتے ہیں۔
 ”اگر میرے پاس دس ہزار روپیہ ہوں تو سب کی تنخواہ کر دوں
 پھر خودی ”وہابی“ بن جائیں“ (الافاضات ایومیہ ج 3 صفحہ 67)

☆ تبلیغی جماعت جن کی تعلیمات کو عام کرنے کے لیے دن رات
 بسزائے گلیوں بازاروں میں پھر رہی ہے اُن کا وہابی ہونے کا اقرار
 ملاحظہ کریں۔

اشرف السوانح کے مصنف لکھتے ہیں کہ جن دنوں تھانوی
 صاحب کانپور مدرسہ جامعہ العلوم میں مدرس تھے ان دنوں کا واقعہ ہے
 کہ محلے کی کچھ عورتیں فاتحہ کرانے کے لیے مٹھائی لے کر آئیں۔ تھانوی
 صاحب کے طلبہ نے فاتحہ دینے کی بجائے مٹھائی لے کر خود کھالی اس پر
 بڑا ہنگامہ ہوا۔ تھانوی صاحب کو خبر ہوگئی تو وہ آئے اور انہوں نے لوگوں
 کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔

”بھائی یہاں وہابی رہتے ہیں یہاں فاتحہ نیاز کے لیے کچھ مت لایا
 کرو۔ (اشرف السوانح ج 1 صفحہ 45)

واضح رہے کہ یہ وہی حضرت تھانوی ہیں کہ جن کے ایک
 مرید مولانا نے خواب اور بیداری میں حضور ختمی مرتبت جناب حضرت
 محمد ﷺ کے کلمہ ”لا الہ الا اللہ محمد الرسول اللہ“ کی جگہ حضرت تھانوی
 کا کلمہ ”لا الہ الا اللہ اشرف علی رسول اللہ“ پڑھ کر حضرت کی خدمت
 میں عرض کیا تھا تو آپ نے حوصلہ افزائی کرتے ہوئے جواب دیا تھا۔۔۔

”اس واقعہ میں تسلی تھی کہ جس سے تم محبت کرتے ہو (حضرت تھانوی)، وہ یحییٰ تعالیٰ قیوم سنت ہے۔“

(رسالہ الامام طبرقہ انجمن 1336ھ صفحہ 34)

☆ وہابیت کا اقرار ذرا تبلیغی جماعت کے لیڈروں مولانا منظور نعمانی اور مولانا زکریا کی زبانی ملاحظہ فرمائیں۔ مولانا الیاس کے مرض الموت میں آپ کی جانشینی کے لیے باتیں کرتے ہوئے مولانا منظور نعمانی نے مولانا زکریا سے کہا.....

”اس کے ساتھ ہم نے یہ بھی عرض کیا کہ اور اگر ایسا نہ ہوا تو تھوڑے دنوں کے بعد سارا مجمع منتشر ہو جائے گا اور ہم خود اپنے بارہ میں بھی سفائی سے عرض کرتے ہیں کہ ہم بڑے سخت وہابی ہیں۔ ہمارے لیے اس بات میں کوئی خاص کشش نہ ہوگی کہ یہاں حضرت کی قبر مبارک ہے، یہ مسجد ہے جس میں حضرت رہا کرتے تھے۔“

(سوانح مولانا یوسف صفحہ 192)

مولانا زکریا دیوبندی نے اس کے جواب میں یوں نعرہ بلند کیا ”اور اگر دیکھو کہ انہیں سے کوئی بات بھی نہیں ہوئی تو مولوی صاحب میں خود تم سے بڑا وہابی ہوں۔ تمہیں مشورہ دوں گا کہ حضرت چچا جان کی

قبر اور حضرت کے حجرہ اور در دیوار کی وجہ سے یہاں آنے کی ضرورت نہیں۔“

(سوانح مولانا محمد یوسف 193)

میں یکے بعد دیگرے تبلیغی جماعت کی حقیقت بے نقاب کرنے کے لیے تمام حوالے پڑھتا جا رہا تھا۔ تبلیغی جماعت کے افراد بے چین اور ہمارے سادہ لوح سنی جوان انگشت بندناں تھے۔ وہ حقائق کے آئینے میں تبلیغی جماعت کا اصل چہرہ دیکھ کر حیرت و استعجاب کی وادیوں میں گم تھے کہ میں نے تیسرا سوال داغ دیا۔

☆ آپ کا تبلیغی نصاب مختلف رسالوں کا مجموعہ ہے فضائل، کرم فضائل نماز اور فضائل رمضان وغیرہ۔ ان رسائل کے ساتھ چند سال پہلے رسالہ ”فضائل درود شریف“ اسی نصاب نے اندر شامل تھا۔ لیکن اب آپ نے اس رسالے کو اپنے نصاب سے خارج کر دیا ہے۔ اس کی کیا وجہ ہے؟

میرے تین سوال مکمل ہو چکے تھے اور تبلیغی جماعت میں کھلبلی مچی ہوئی تھی اور کچھ عمر رسیدہ افراد مجھے نظر انداز کر کے جان چھڑانے کی کوشش کر رہے تھے لیکن تبلیغی وفد کے جوان افراد ہر جوش تھے۔ وہ مولانا اشرف علی تھانوی، مولانا الیاس اور دیوبندیوں سے اپنی برأت کا اظہار

کر رہے تھے۔ آخر کار لو جوانوں کا جذبہ دیکھ کر امیر اور دیگر افراد نے بھی یہی راگ الاپنا شروع کر دیا۔

☆ ہمارا ان مولویوں سے کوئی تعلق نہیں۔

☆ ہمارے بانی محمد رسول اللہ ﷺ ہیں۔

☆ ہم اللہ کے دین کے لئے گھروں سے نکلے ہیں۔

ایک کافی پڑھے لکھے شخص نے انگلش اردو میگزین بنا کر کہا،

”دیکھیں فضائلِ درود شریف رسالہ اس لیے نکالا گیا کہ (Foreign)

بیرون ممالک میں اعتراض ہوتا تھا۔“ میں نے کہا کہ آپ کا یہ کہنا بھی عذر گنہ بدتر از گناہ ہے۔ اگر آپ کی تبلیغ کا یہی معیار ہے کہ جس پر بیرون ممالک کے افراد اعتراض کریں اس کو نکال دیا جائے تو پھر دین کی تبلیغ ہو سکی۔

مگر ہمیں مکتب ہمیں ملا است

کارِ طفلانِ قنارہ خواہد شد

کلی کلاں کوئی فضائلِ ذکر یا فضائلِ نماز پر اعتراض کرے گا تو اسے بھی نکال دو گے؟ اگر آپ کے اس جاہلانہ جواب کو مان لیا جائے تو پھر سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ آپ نے فضائلِ درود شریف اردو اور پشتو

جیسی مقامی زبانوں میں کیوں نکالا؟ اس سے ثابت ہوتا ہے۔

ذہنوں میں درود و سلام سے نفرت بھری ہوئی ہے۔ اسے قابلِ ہناء و پورا وفد چاروں شانے چت ہو چکا تھا۔ آخر کار وہ اپنے بھائی کے لئے رسالے فقرے دہرانے لگے۔

☆ دیکھیں بھائی ہم بحث کرنے نہیں آئے۔

☆ ہم تو سیکھنے کے لیے نکلے ہیں۔

☆ ہم لڑنا نہیں چاہتے۔

☆ آپ ہمارے ساتھ چل کر دیکھیں۔

اس پوری بحث کے دوران میری نظر مسلسل اپنے سادہ لوح منشی نے جو انوں پر مرکوز رہی۔ ان کے چہروں پر اضطراب اور شرمندگی نمایاں تھی۔ ان کی آنکھوں سے ”بے خبری“ کے دبیز پردے اٹھ چکے تھے۔

اب وہ حقیقت اور چٹائی کو پرکھ سکتے تھے۔ ان پر آشکار ہو چکا تھا کہ انہوں نے یہاں آکر کتنی بڑی غلطی کی ہے۔ ان میں سے ایک نے ان اٹھارہ تبلیغی جماعت سے مخاطب ہوا کہ یا تو ان تینوں اعتراضات ہٹائی

جواب دیا جائے اور یا ہمارے نام سے روزہ کی لٹ۔ بات وہ یہ

چاہیں۔ اس نے جو ان نے گویا سب کے جذبات کی ترجمانی لی۔ سب

بیک زبان ہونے لگے۔

”ہمارے نام کاٹ دیے جائیں، تبلیغی جماعت کے امیر نے کھڑے ہو کر نہایت قہل سے کہا کہ ”ہمارا ایک مربوط نظام ہے۔ اس کا آپ دور سے مطالعہ نہیں کر سکتے۔ آپ صرف ہمارے ساتھ چل کر ہی ہمیں پرکھ سکتے ہیں۔ میں آپ سے گزارش کرتا ہوں کہ آپ ہمارے ساتھ چل کر دیکھیں۔“ پھر آپ کو کھوٹے اور کھرے کا پتہ چلے گا۔

میں نے اُس کے اس جملے کو ہاتھوں ہاتھ لیا اور کہا کہ ہم بھراؤ بھرائی رکھتے ہیں، فہم و شعور رکھتے ہیں اس لیے آپ کا یہ کہنا کہ چل کر دیکھیں، جہالت اور سادہ لوح لوگوں کو کوٹنے کی ایک چال ہے۔ ہم لوگ چل کر دیکھنے کے نہیں دیکھ کر چلنے کے عادی ہیں۔ اور میری تمام نسلی مسلمانوں سے اپیل ہے کہ ”دیکھ کر چلنے“ کیونکہ راستے میں تبلیغی جماعت کے روپ میں ایمان کے وہ نقاب پوش ڈاکو بیٹھے ہوئے ہیں جن کے عقائد و نظریات ان کی کتابوں سے مکمل طور پر آشکار ہیں۔ میرا یہ کہنا تھا کہ ہمارے نوجوان جوش و جذبات میں آپے سے باہر ہو گئے۔

نعرۂ تکبیر اللہ اکبر ، نعرۂ رسالت

یا رسول اللہ... سیدی مرشدی... یا نبی یا نبی ﷺ اور تبلیغی جماعت مردہ باد کے نعرے گونجنے لگے۔ تمام نوجوان میری طرف عقیدت بھری نظروں سے دیکھ رہے تھے اور ایسے مصافحہ کر رہے تھے جیسے میں نے انہیں کسی بہت بڑے خطرے سے بچایا ہو۔ وہ متانہ وار نعرے لگاتے ہوئے حق کی روشنی لے کر اپنے اپنے گھروں کو روانہ ہو گئے۔

لیکن میری آنکھوں میں یہ سوچ کر آنسو رواں تھے کہ پتہ نہیں کتنے صحیح العقیدہ مسلمان چل کر دیکھنے کے جال میں پھنس کر ایمان و ایمان، محبت و عقیدت اور ادب و احترام کی دولت لاپتے ہیں۔ میں غم و اندوہ کئے پہاڑوں تلے دبا بخودی میں زیر اب کہے جا رہا تھا، دیکھ کر چلے..... دیکھ کر چلے..... دیکھ کر چلے.....

بِسْمِ اللَّهِ الرَّؤُوفِ الرَّحِيمِ

الصلوة والسلام عليك يا رسول الله

”دیکھ کر چلے“ کے مصنف جناب غلام احمد ظیل کے بڑے تاثیر قلم

سے ایک اور شاہکار.....

”مدینے کا اسلام“

..... جلد ثانی: در باب -

جوشی نہ جانوں، طالب علموں اور سادہ لوح شیعوں کو

توحید و شرک کے موضوع پر اہل ہر ازم کے اسلمہ سے یس کر دے گا۔

ادارہ تحقیق اسلامی

جناح کالونی گلبرگ الاہور 4167548-0300

ضروری گزارش!

ادارہ تحقیق اسلامی ایک بڑا کارآمد علمی اور تبلیغی ادارہ ہے جس کا مقصد عامۃ الناس میں خالق و معرفت کے پھول تقسیم کرنا ہے تاکہ ان کی مہک سے ہنسنے والے اور بے خبر لوگوں پر سیدھا راستہ واضح ہو جائے۔

- ☆ آپ ہماری مطبوعات چھپوانے میں مالی معاونت کر سکتے ہیں۔
- ☆ خرید کر مفت تقسیم کر سکتے ہیں۔
- ☆ پیشگی رابطہ کر کے کتاب یا پنفلٹ خرید چھپوا کر تقسیم کر سکتے ہیں۔
- ☆ کسی رسالے میں چھاپ سکتے ہیں۔

ایصالِ ثواب کی مافیل میں کتب و رسائل کی تقسیم کیا کریں۔

ادارہ تحقیق اسلامی

جناح پارک گلبرگ ۱۱ لاہور 4167548-0300